معذور کا مفہوم اور اقسام: اسلام اور بین الاقوامی نقطہ نظر میں (ایک تجزیاتی مطالعہ)

The Concept and Types of Disability: An Analytical Study in Islamic and International Perspectives

1. DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.16784366

**Noor ul Haq*
***Dr Muhammad Riaz khan Al-azhari*

Abstract

The article titled "The Concept and Types of Disability: An Analytical Study in Islamic and International Perspectives" provides a comprehensive exploration of disability from both Islamic and global viewpoints. It examines the definition of disability, its different classifications, and the ways in which societies perceive and respond to individuals with disabilities. Drawing on Islamic texts, the study highlights how disability is understood within the framework of Islamic theology, ethics, and law, offering a unique perspective on inclusion and the rights of persons with disabilities. The article also compares these views with international standards, particularly the United Nations Convention on the Rights of Persons with Disabilities (CRPD), to analyze how global policies address issues related to disability, inclusion, and empowerment. By examining both religious and secular approaches, the paper seeks to identify common ground and potential areas of conflict between Islamic and international perspectives. This comparative analysis not only enhances the understanding of disability in diverse contexts but also advocates for a more inclusive approach, emphasizing the need for global cooperation in creating a more equitable environment for individuals with disabilities. The study contributes to ongoing discourse on disability, providing valuable insights for policymakers, scholars, and religious leaders alike.

***Keywords**: Disability, Islamic theology, international perspectives, inclusion, rights of persons with disabilities.*

تعارف:

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو ایک خاص مقصد کے لیے پیدا کیا ہے، اور وہ مقصد صرف اور صرف اس کی عبادت ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ"۔ یعنی میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ اس مقصد میں تمام انسان برابر ہیں، اور کسی کو کسی پر فوقیت حاصل نہیں۔

....

**Ph,D Scholar department of Islamic Theology Islamia College Peshawar*
***Associate Professor department of Islamic Theology Islamia College Peshawar*

اسی اصول کی بنیاد پر اسلام میں انسانوں کے درمیان مساوات کا تصور قائم کیا گیا ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا کہ کسی عربی کو عجمی پر، یا کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں، بلکہ سب انسان یکساں ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، معذور افراد بھی اللہ کی مخلوق ہیں اور ان کا بھی عبادت کرنے کا حق ہے۔

اسلام میں معذور افراد کو عزت و تکریم دی جاتی ہے، اور ان کے ساتھ کسی قسم کا امتیاز برتنا جائز نہیں۔ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی مثال اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ معذور افراد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا سلوک نہ صرف محبت بھرا تھا بلکہ ان کو معاشرتی طور پر یکجا رکھنے کی بھرپور کوشش کی گئی۔ اس مقالہ کا مقصد معذوری کے مختلف پہلوؤں کا تجزیہ کرنا اور معذور افراد کے حقوق اور مسائل کو اجاگر کرنا ہے تاکہ معاشرہ میں ان کے مساوی مقام کو فروغ دیا جا سکے۔

اسلام میں معذور کا مفہوم اور اقسام

معذوریت ایک جامع اور وسیع اصطلاح ہے انسانی طبیعت و مزاج کی حساسیت اور جسمانی و دماغی عوارض معذوری کے مفہوم میں شامل ہیں۔ زندگی کے معاملات و فرائض انسانی جسم کی جزوی و کلی عدم صلاحیت سے متاثر ہوتے ہیں۔ معذور افراد معاشرے کے دوسرے افراد کے مد مقابل برابر کی سطح پر کام کرنے یا فرائض سرانجام دینے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ معذور کا لغوی معنی اردو زبان میں دماغی یا جسمانی نقص ظاہر کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جامع فیروز اللغات میں معذور کی تعریف کچھ یوں لکھا ہے۔ "معذور کیا گیا، بہانہ کیا گیا، مجبور، لاچار، ناچار، اپاہج، قابل عذر، سمجھنا، معاف رکھنا۔ [1] نور اللغات میں معذور کی وضاحت بایں الفاظ کیا گیا ہے، "معذور: مجبور، ناچار، جس کو کسی بات میں عذر ہو، معاف کیا گیا، قابل معافی" [2] وارث ہندی معذور کی وضاحت کرتے ہیں۔ "معذور، عذر دار، ناچار، بےبس، اپاہج محتاج، بے دست وپا، لنگڑا لولا" [3] انگریزی میں معذور کے لئے (Disable) کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ معذور: عاجل من العمل" [4] ترجمہ: یعنی کوئی کسی کمزوری یا نقصان کی وجہ سے کام نہ کر سکتا ہو "معذور: مفعول مجبور ناچار جس کو کسی بات میں عذر ہو، اپاہج " [5] المعذور، الذیلہ عذر [6] "یعنی کسی میں ایسا نقص ہو جس کی وجہ سے کوئی کام صحیح طریقے سے انجام نہیں دے سکتا"۔

"اعاقہ۔۔۔Helping" [7]

"معوق: Reliable on, Depend ended" [8]

"معاق: ذوعامہ، عاجز۔ Disabled Handicapped," [9]

ان سارے لغات سے معلوم ہوا کہ ایک عام انسان کے مد مقابل جس انسان میں کوئی نقص ظاہری یا خفیہ ہو جو اس کے روزمرہ زندگی میں مکمل یا جزوی کسی حد تک رکاوٹ بنتا ہو یہ عذر ہے اور جس کو یہ عذر لاحق ہو وہ معذور کہلائے گا۔

معذور کا اصطلاحی معنی:

محبوب عالم نے اسلامی انسائیکلوپیڈیا میں معنی کے اصطلاحی معنی ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "معذور عذر سے ماخوذ ہے

اور عذر کا مطلب و مفہوم وہ علت و نقص ہے جس کی باعث صاحبِ عذر کسی شرعی کام کے بجالانے میں معذور سمجھا جائے جیسے بیمار ہونا، مسافر ہونا"[10]

ڈاکٹر عبدالرؤف معذور کی تعریف کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں: "معذور افراد سے مراد ایسے افراد ہیں جو کسی نمایاں جسمانی نقص، کی وجہ سے تعلیمی جذباتی اور معاشرتی مطابقت میں دقت محسوس کرتے ہیں، یہ جسمانی نقص موروثی بھی ہو سکتا ہے، اور کسی بیماری یا حادثہ کی وجہ سے بھی، نقص خواہ موروثی ہو یا جسمانی معذور افراد اس کی وجہ سے کامیاب اور متوازن زندگی بسر کرنے میں بہت دقت محسوس کرتے ہیں"۔[11]

اگر ہم علم فقہ کی طرف دیکھتے ہیں تو علم فقہ میں وہ تمام افراد جو کسی شرعی عذر (بیماری، سفر، معذوری اور نسوانی عوارض) کی بناء پر دینی احکام پر عمل نہ کر سکتے ہوں یا انہیں دینی احکام کے باب میں کچھ رخصتیں حاصل ہوں تو انہیں "اہل الاعذار" کی اصطلاح سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔ خصوصی (معذور) افراد کے لیے قرآنی الفاظ :

خصوصی افراد کی معذوری کے لیے قرآن مجید میں اشارۃً و کنایۃً اور واضح خوبصورت اسلوب میں جو اصطلاحیں استعمال کی گئی ہیں، وہ درج ذیل ہیں۔

1. **اُولِی الضَّرَرِ:**

لَا يَسْتَوِى الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُاُولِى الضَّرَرِوَالْمُجٰهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ[12].

مسلمانوں میں سے لو لوگ جو کسی معذوری کے بغیر گھر بیٹھے رہتے ہیں اور وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرتے ہیں، دونوں کی حیثیت یکساں نہیں ہے۔

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کاتب وحی حضرت زید بن ثابتؓ کو بلایا کہ آیت کریمہ (لَايَسْتَوِى الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ) لکھ دیں۔ وہ دوات اور لوح لے کر آئے آپ نے فرمایا: (لَا يَسْتَوِى الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُجٰهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ) آپ کے پیچھے ابن ام مکتوب موجود تھے جو نابینا تھے، انہوں نے عرض کیا کہ میں تو بینائی سے محروم ہوں، مجھے فضیلت کیسے ملے گی؟ اس پر لفظ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ نازل ہوا۔ اور اب آیت اس طرح ہو گئی (لَا يَسْتَوِى الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ وَ الْمُجٰهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ) جس میں یہ بتادیا کہ جو لوگ صاحب عذر ہیں آیت کا عموم ان کو شامل نہیں۔

انگلش میں "اُولِی" کا ترجمہ Persons کے لفظ سے ادا کیا جاتا ہے جبکہ "الضَّرَرِ" کا متبادل لفظ Difficult ہے۔ لہٰذا "اُولِی الضَّرَرِ" کا صحیح انگریزی ترجمہ Persons with difficulties ہو گا۔ اقوام متحدہ کی

معذوریت سے متعلقہ تمام دستاویزات میں معذور افراد کو اسی لفظ کے ساتھ لکھا گیا ہے۔اس کے علاوہ برطانوی قوانین میں بھی معذور افراد کے لیے یہی لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

2. **الضُّعَفَاء:**

لَّيْسَ عَلَى الضُّعَفَاء وَلاَ عَلَى الْمَرْضَى وَلاَ عَلَى الَّذِينَ لاَ يَجِدُونَ مَا يُنفِقُونَ حَرَجٌ إِذَا نَصَحُواْ لِلّهِ وَرَسُولِهِ۔[13]

ان لوگوں پر جو کمزور، بیمار اور جن کے پاس زادراہ نہیں تھا، کوئی گناہ نہیں ہے بشرطیہ کہ وہ خلوص دل کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ وفادار ہوں۔

"الضُّعَفَاء" کا اردو زبان میں ترجمہ عمر رسیدہ اور کمزور شخص ہے جبکہ انگریزی میں اس کا صحیح ترجمہ جس سے قرآن کی اصل مراد بھی واضح ہوتی ہے، وہ یہ ہے :

3. **الْمُسْتَضْعَفِيْنَ :**

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ۭ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ۭ فَاُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَ سَاۗءَتْ مَصِيْرًا اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًافَأُوْلَئِكَ عَسَى اللَّهُ أَن يَعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا۔[14]

جو لوگ اپنے نفس پر ظلم کر رہے تھے ان کی روحیں جب فرشتوں نے قبض کیں تو ان سے پوچھا کہ یہ تم کس حال میں مبتلا تھے ؟انہوں نے جواب دیا کہ ہم زمین میں کمزور و مجبور تھے۔فرشتوں نے کہا، کیا خدا کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے ؟ یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بڑا ہی برا ٹھکانا ہے۔ہاں جو مرد، عورتیں اور بچے واقعی بے بس ہیں اور نکلنے کا کوئی راستہ اور ذریعہ نہیں پاتے (وہ اس وعید سے مستثنیٰ ہیں)۔

"المُستَضعَفِین "کی اصطلاح سورۃ النساء میں استعمال ہوئی ہے جس کا پس منظر یہ ہے کہ جن مسلمانوں نے ہجرت کا حکم نازل ہونے کے باوجود ہجرت کرنے سے گریز کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کو سخت وعید سنائی اور ان کا ٹھکانا دوزخ قرار دیا لیکن بے بس مرد، بچے اور خواتین کو اس وعید سے مستثنیٰ قرار دیا۔"الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ" کا اردو ترجمہ کمزور مرد، کمزور عورتیں اور کمزور بچے ہے۔کمزور سے مراد صحت کے لحاظ سے کمزور، زادراہ کی عدم دستیابی اور راستے سے بے خبری ہونا ہے۔ نابینا اور لنگڑے افراد وغیرہ بھی اس اصطلاح میں شامل ہیں۔ "المُستَضعَفِین "کا انگریزی ترجمہ Week کیا جاتا ہے، لغوی اور لفظی اعتبار سے تو یہ ترجمہ درست ہو سکتا ہے لیکن قرآن مجید میں " المُستَضعَفِین "کا لفظ اصطلاح کے طور پر استعمال ہوا ہے لفظ Week سے قرآنی اصطلاح کی صحیح ترجمانی نہیں

ہوتی۔ اس اصطلاح کا صحیح ترجمہ / Persons, Women and Children with difficulties disabilities ہے۔

4. **الفقراء :**

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۔[15]

صدقات تو صرف حق ہے غریبوں کا، محتاجوں کا، جو کارکن ان صدقات (کی تحصیل وصول کرنے) پر متعین ہیں، جن کی دلجوئی کرنا(منظور) ہے، غلاموں کی گردن چھڑانے میں (صرف کیا جائے)، قرض داروں کے قرضہ (ادا کرنے) میں، اللہ کے راستے میں اور مسافروں کی (امداد) میں، یہ حکم اللہ کی طرف سے مقرر ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے علم والے بڑی حکمت والے ہیں۔

مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے آٹھ مصارف بیان فرمائے ہیں۔ جن میں سے پہلا مصرف " الفقراء " ہے۔ عربی لغت کے اعتبار سے فقیر سے مراد وہ شخص ہے جس کی ریڑھ کی ہڈی، کڑے اور مہرے ٹوٹ گئے ہوں۔ جس شخص کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ جائے اس کے جسم کا نچلا حصہ مفلوج و معذور ہو جاتا ہے اور وہ شخص اکتساب معاش کے قابل نہیں رہتا۔ عربی لغت میں لفظ فقیر کا اصل اطلاق معذور فرد پر ہوتا ہے۔[16]

خصوصی (معذور) افراد کے لیے قرآنی الفاظ و مفاہیم اور اہل علم کی اصطلاحات:

1. **اُولِی الضَّرَرِ:**

کا مادہ "ضر" اور "ضرر" ہے جس کے معنی اہل لغت نے بدحالی، غربت، علم و فضل کے فقدان جسمانی تکلیف، دائمی مرض، بصارت کی کمزوری وغیرہ کے کیے ہیں۔ امام راغب اصفہانیؒ[17] لکھتے ہیں :

الضر: سوء الحال ؛امافي نفسه لقلة العلم والفضل والعفة؛واما فی بدنه لعدم جارحة ونقص؛وامافي حالة ظاهرة من قلة مال و جاه وقوله:(فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ)۔[18]

ترجمہ: ضر: کا معنی ہے ابتری حال، چاہے وہ کسی میں علم و فضل اور عفت کی کمی کے باعث ہو یا پھر بدن میں کسی عضو کے معدوم ہونے یا پھر کسی اور نقص کی وجہ سے ہو۔ یا پھر ظاہری حالت میں مال و جاہ کی کمی کی وجہ سے ہو۔ قرآن میں ہے کہ :(جو تکلیف اسے تھی ہم نے اس کو دور کر دیا)۔

الضر: ماكان من سوء حال أوشدة في بدن۔ و في الكتاب الكريم:

(وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَاۤ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ۚ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ)۔[19]

ضر کا معنی ہے ابتری حال، فقر یا کوئی بدنی مصیبت، قرآن پاک میں ہے کہ: } اور انسان (کی تنگ ظرفی اور ناشکری) کا عالم یہ ہے کہ جب کوئی تکلیف اس کو پہنچتی ہے، تو یہ (رہ رہ کر) ہم کو پکارتا ہے، لیٹے، بیٹھے اور کھڑے، (ہر حال میں) لیکن جب ہم دور کر دیتے ہیں، اس سے تکلیف کو، تو یہ (اپنے غرور میں) ایسے چل دیتا ہے کہ گویا اس نے کبھی ہم کو پکارا ہی نہیں تھا، کسی ایسی تکلیف کے لئے جو اس کو پہنچی تھی، اسی طرح خوشنما بنا دیے جاتے ہیں حد سے بڑھنے والوں کے لئے ان کے وہ کرتوت جو وہ کر رہے ہوتے ہیں۔ }

الضرر: الضیق ، تنگی {العلة تقعد عن جہاد ونحوه} ایسی بیماری (معذوری) جو جہاد وغیرہ کرنے سے روک دے۔ }

قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے:

(لَا يَسْتَوِى الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ وَ الْمُجٰهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ١ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً١ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى١ؕ وَ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًاۙ۔) [20]

قرآن عزیز میں ہے: مسلمانوں میں سے وہ لوگ جو کسی معذوری کے بغیر گھر بیٹھے رہتے ہیں اور وہ جو اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرتے ہیں، دونوں کی حیثیت یکساں نہیں ہے۔ اللہ نے بیٹھنے والوں کی بہ نسبت جان و مال سے جہاد کرنے والوں کا درجہ بڑا رکھا ہے۔ اگرچہ ہر ایک کے لیے اللہ نے بھلائی ہی کا وعدہ فرمایا ہے، مگر اس کے ہاں مجاہدوں کی خدمات کا اجر بیٹھنے والوں سے بہت زیادہ ہے۔

الضراء، الشدة، وفي الحديث الشريف:"ابتلينا بالضراء فصبرنا، وابتلينا بالسراء، فلم نصبر"يريدأننا اختبرنا بالفقر، والشدة، والعذاب ، فصبرنا عليه، فلما جاءنا السراء: وهي الدنيا، والسعة۔[21]

الضراء، کا معنی ہے مصیبت، حدیث میں ہے کہ: ہمیں مصیبت کے ذریعے سے آزمایا گیا تو ہم نے صبر کیا اور خوشحالی کے ذریعے سے آزمایا گیا تو ہم نے صبر نہ کیا۔ مراد یہ ہے کہ ہمیں فقر و مصیبت اور عذاب کے ذریعے سے جب آزمایا گیا تو ہم نے صبر کیا اور جب خوشحالی آئی جو کہ دنیا اور کشادگی ہے۔

ضر:الضَّرُّ والضُّرُّ لُغَتَانِ: ضِدُّ النَّفْعِ،ضَرَّه يَضُرُّه يَضُرُّه، وأضَرَّ به يُضِرُّ، وضارَه يَضِيرُه، والضَّرَرُ: نُقْصَانٌ يَدْخُلُ فِي الشَّيْ ءِ والضَّرّاءُ ضِدُّ السَّرّاءِوالضِّرَارُ: مَصْدَرُ ضارَّه فِي الحَديثِ: لا ضَرَرَولا ضرَارَ۔

''الضَّرُّ'' اور ''الضُّرُّ'' دونوں طرح سے مستعمل ہے۔ یہ نفع کی ضد ہے۔ ضَرَّہ یَضُرُّہ، واَضَرَّ بہ یُضِرُّ، وضارہ یَضِرُہ اور الضَّرَرُ سے مراد وہ نقصان ہے جو کسی شے کو لاحق ہوتا ہے۔ الضَّرَّاءُ، السَّرَّا کا متضاد ہے۔ ''الضِّرَارُ'' فعل ''ضارَّ'' کا مصدر ہے۔ حدیث میں ہے کہ: نہ نقصان اٹھاؤ اور نہ نقصان دو۔

''ضُرٌّ''بِالضَّمِّ وَمَا كَانَ ضِدَّ النَّفْعِ فَهُوَ بِفَتْحِهَا وَفِي التَّنْزِيلِ(مَسَّنِيَ الضُّرُّ)[22]
أَيْ الْمَرَضُ وَالِاسْمُ الضَّرَرُ وَقَدْ أُطْلِقَ عَلَى نَقْصٍ يَدْخُلُ الْأَعْيَانَ وَرَجُلٌ ضَرِيرٌ بِهِ ضَرَرٌ مِنْ ذَهَابِ عَيْنٍ أَوْ ضَنًى وَضَارَّهُ مُضَارَّةً وَضِرَارًا بِمَعْنَى ضَرَّهُ وَضَرَّهُ إِلَى كَذَاوَاضْطَرَّهُ بِمَعْنَى أَلجَأَهُ إِلَيْهِ وَلَيْسَ لَهُ مِنْهُ بُدٌّ وَالضَّرُورَةُ ۔

''ضُرٌّ''کا لفظ ضاد کے ضمہ کے ساتھ ہے۔ ضاد کے فتح کے ساتھ اگر پڑھا جائے تو یہ نفع کا متضاد ہوتا ہے۔ قرآن پاک میں ہے کہ: } مَسَّنِيَ الضُّرُّ { یعنی مرض، اسم سے اسم ''الضرر'' آتا ہے اور اس سے مراد وہ نقصان ہے جو اشیاء کو لاحق ہوتا ہے۔ ''رجل ضَرِيرٌ'' اس شخص کو کہا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو مثلاً اس کی آنکھ خراب ہو یا پھر کوئی بیماری وغیرہ ہو، ''ضارہ''، ''مضارۃ'' اور ''ضرار'' کا معنی وہی ہے جو ''ضر'' کا ہے۔ ''ضر'' اور ''اضطر'' کو جب ''الی'' کے صلے کے ساتھ استعمال کیا جائے تو اس کا معنی ہوتا ہے کہ کسی کو کسی ایسے کام پر مجبور کر دینا جو ضروری ہو اور جس کے بغیر چارہ نہ ہو۔

المعجم الوسیط کے مطابق :الضّرمَاكَانَ من سوء حَال أَو فقر أَو شدَّة فِي بدن۔[23]

جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے۔

وَقَالَ وَأَيوب إِذْ نَادَى ربه أَنّي مسني الضّر وَأَنت أرْحم الرَّاحِمِينَ۔ [24]

''الضر'' کا مطلب ہے ابتری حال، فقر اور کوئی بدنی مصیبت، قرآن میں ہے کہ: حضرت ایوبؑ نے کہا: یاد کرو، جبکہ اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے بیماری لگ گئی ہے اور تو ارحم الرحمین ہے۔

مفسرین اور فقہاء نے ''اولی الضرر'' میں متاثرہ بصارت، جسمانی معذوری اور تنگ دست افراد کو شامل کیا ہے۔

2. الضعفاء، الْمُسْتَضْعَفِينَ :

''الضعفاء'' اور ''الْمُسْتَضْعَفِينَ'' کا مادہ ضعف ہے اہل لغت نے کمزور، ناتواں، بے بس اور متاثرہ برائے بصارت وغیرہ کیے ہیں۔

الضف: الضَّعْفُ فِي العقل والرأي۔ والضُّعْفُ فِي الجسد ۔

الضعف کا معنی ہے کوئی ایسی کمزوری جو عقل، رائے اور جسم میں ہو۔

مفسرین اور فقہاء کرام نے '' الضعفاء'' اور '' الْمُسْتَضْعَفِينَ '' میں دائمی مریض، ادھیڑ عمر بوڑھے، نابینا اور ذہنی و جسمانی طور پر معذور افراد کو شامل کیا ہے، فقہاء کرام نے اس کی تصریح کرتے ہوئے اس کا دائرہ کار وسیع بھی کیا ہے۔

امام قرطبیؒ [25] فرماتے ہیں :

لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَاءِ ای لَا حَرَجَ عَلَى الْمَعْذُورِينَ،وَهُمْ قَوْمٌ عُرِفَ عُذْرُهُمْ كَأَرْبَابِ الزَّمَانَةِوَالْهَرَمِ وَالْعَمَى وَالْعَرَجِ ۔[26]

یعنی معذورین کے لئے کوئی حرج نہیں، اور ان سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا عذر معروف ہو مثلاً کسی مہلک مرض میں مبتلا ہوں یا بوڑھے ہو یا پھر انہیں اندھا پن یا لنگڑا پن لاحق ہو۔

ابن قدامہ[27] ؒ (لَیْسَ عَلَی الضُّعَفَاءِ) کی وضاحت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس سے مراد اہل الاعذار ہیں، جو کہ چار ہیں: العمی، والعرج، والمرض، والضعف اندھاپن، لنگڑاپن، بیماری، کمزوری۔[28]

3۔ **الفقراء :**

الفقراء کامادہ "فقر" ہے۔ جس کے معنی اہل لغت نے تنگ دست، مفلس، محتاج، جس کے پاس اہل خانہ کی کفالت سے زائد رزق نہ ہو، کیے ہیں۔ اصل میں اس شخص کو فقیر کہا ہے جس کی پشت کے کڑے اور مہرے ٹوٹ گئے ہوں۔

صاحب لسان العرب فرماتے ہیں :وَهُوَ مَا انْتَضَدَ من عِظَامِ الصُّلْب مِنْ لَدُنِ الكاهِلِ إِلى العَجْب۔[29] اس سے مراد کندھے سے لے کر دمچی تک کمر کی ترتیب کے ساتھ لگی ہوئی ہڈیاں ہیں۔

امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں :

الفَقِيرِ: هو المكسورُ الْفِقَارِ فقیر سے مراد وہ شخص ہے جس کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ چکی ہو۔[30]

مفسرین اور فقہاء نے فقراء اور مساکین دونوں لفظوں کی تعبیر و تشریح میں متعدد اقوال نقل کیے ہیں۔ بعض نے معنی و مفاہیم میں اہل لغت سے موافقت بھی کی ہے، لیکن محققین نے یہ معنی مراد لیے ہیں: ان کے ہاں فقیر نادر ہے جس کا مطلب جو لوگوں سے تنگ دست ہونے کے باوجود سوال نہ کرے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حسن بصری ؒ اور جابر بن زید، مجاہدؒ اور امام زہری ؒ سے بھی یہی منقول ہے :

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلَ الله عليه و سلم "ليس الْمسكين الذي يطوف علَ الناس ترده اللقمة واللقمتان والتمرة والتمرتان ولكن الْمسكين الذي لا يجد غنى يغنيه ولا يفطن به فيتصدق عليه ولا يقوم فيسأل الناس"۔[31]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مسکین وہ شخص نہیں ہے جو لوگوں سے مانگتا پھرتا ہے اور لوگ اسے ایک لقمہ یا دو لقمہ اور کھجوریں دیتے ہیں بلکہ مسکین شخص وہ ہے جو اتنا بھی مال نہیں رکھتا کہ وہ اس کی وجہ سے مستغنی ہو اور اس کے ظاہری حالات کی وجہ سے لوگ یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ محتاج و ضرورت مند ہے اسے صدقہ دیا جائے نیز لوگوں کے آگے دست سوال دراز کرنے کے لیے گھر سے نہیں نکلتا۔

قرآن کریم میں جس طرح زکوٰۃ و صدقات کی اہمیت اور فضیلت بیان کی گئی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں زکوٰۃ کے مصارف اور زکوٰۃ کے مستحقین کو بھی بیان فرمایا ہے :

إِنَّماَ الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۔[32]

صدقہ کا مال صرف فقیروں اور مسکینوں کے لئے ہے، اور عمال کے لئے، اور ان لوگوں کیلئے جن کی تالیف قلب کی جائے اور غلاموں کی آزادی پر خرچ کرنے کیلئے اور قرض داروں کے قرض ادا کرنے کیلئے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے اور مسافر کے لئے۔

اس آیت میں آٹھ قسم کے لوگ بیان کیے گئے ہیں جو صدقات واجبہ مثلاً زکوٰۃ وغیرہ کا مال لینے کے مستحق ہیں اور ان کے سوا کسی دوسرے کو زکوٰۃ کا مال دینا جائز نہیں ہے، ان میں سے بھی حنفیہ کے نزدیک مؤلفة القلوب کا حصہ ساقط ہو گیا ہے۔ اس لئے ان کے ہاں مستحقین زکوٰۃ کی سات قسمیں باقی رہ گئی ہیں۔ بہر حال حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس آیت میں جن مسکینوں کا ذکر کیا گیا ہے ان سے وہ مسکین مراد نہیں ہیں جو عرف عام میں مسکین کہلاے ہیں اور جن کا کام یہ ہوتا ہے کہ مانگنے کے لیے ہر "در" پر مارے مارے پھرتے ہیں جس دروازے پر پہنچ جاتے ہیں روٹی کا ایک آدھ ٹکڑا، یا آٹے کی ایک آدھ چٹکی اپنی جھولی میں ڈلوا کر رخصت کر دیے جاتے ہیں، بلکہ حقیقی مسکین تو وہ لوگ ہیں جنہیں نان جویں بھی میسر نہیں ہوتیں مگر ان کی شرافت و خودداری کا یہ عالم ہوتا ہے کہ ان کی بغل میں رہنے والا ہمسایہ بھی ان کی اصل حقیقت نہیں جانتا، وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتے، اپنی احتیاج و ضرورت کی جھولی پھیلا کر گھر گھر نہیں پھرتے بلکہ وہ اپنے اللہ پر اعتماد و بھروسہ کیے ہوئے اپنے گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں۔

بین الاقوامی قوانین کے نقطہ نظر میں معذور کی تعریف اور اقسام

برطانوی قانون برائے معذور افراد میں معذوری کو اس طرح بیان کیا گیا ہے:

"Impairment which has a Substantial and long term adverse effect on a person's ability to carry out 33"normal day to day activities

"یعنی ایک ایسا جسمانی و دماغی عارضہ جو انسان کے روزانہ کے معمولات زندگی انجام دینے کی اہلیت و صلاحیت پر گہرے اور دیرپا اثرات مرتب کرے۔"

اقوام متحدہ کے کنونشن (برائے معذور افراد کے حقوق) کے مطابق وہ افراد جنہیں طویل المیعاد جسمانی، ذہنی کمزوری کا سامنا ہو جس کی وجہ سے انہیں معاشرے میں اپنا کردار ادا کرنے میں رکاوٹ پیش آتی ہو۔ انہیں معذور کہتے ہیں۔

اہل علم کے مطابق انسانی بدن کو ایسی چیز عارض ہونا جن سے ان کے مزاج اور اعتدال میں فرق ہو اور اس کی کارکردگی اس کی وجہ سے متاثر ہو اسے معذوری کہتے ہیں۔"

طبّی ماہرین کے مطابق ہر وہ شخص جس کے لئے عارضی نہیں بلکہ مستقلی بنیادوں پر عام کاروبار زندگی میں حصہ لینا محدود بن جائے اسے معذوری کہتے ہیں۔

انسانی جسم میں کسی بھی عضو یا جسم کے کسی بھی حصے میں یا جسمانی صحت کے بنیادی اصول سے محرومی کے حامل افراد کو

معاشرے میں معذور کہلاتے ہیں۔ معذوری ذہنی بھی ہوسکتی ہے، جسمانی بھی، پیدائشی بھی اور حادثاتی بھی۔
آرڈیننس 1981ء کے مطابق:

"Disabled Persons" means a person who, on account of injury disease or congenital deformity, Is handicapped for undertaking any gainful profession or employment in order to earn his livelihood and includes a person who is blind, deaf, physically handicapped or mentally retired34.

"معذور وہ ہے جو زخم، بیماری اور پیدائشی نقص کی وجہ سے اپنی روزی کمانے کے لئے کوئی بھی پیشہ یا روزگار اختیار کرنے سے قاصر ہے اور اس میں وہ شخص بھی شامل ہے جو اندھا، بہرا، جسمانی معذور یا ذہنی بیمار ہو۔

" International IN cyclopedia Of Education کے مطابق پوری دنیا میں دس سے پندرہ فیصد افراد ذہنی یا جسمانی طور پر معذور یا کسی نقص میں مبتلا ہیں۔ یہ خامی ان کی صلاحیتیوں کے اجاگر ہونے میں رکاوٹ بنتی ہے۔

الغرض تمام اہل زبان نے معذور افراد میں ان لوگوں کو شامل کیا ہے جو عارضی یا مستقل طور پر کسی جسمانی یا ذہنی مرض کا شکار ہو اور ان کا یہ بیماری انہیں بھرپور صحت مند زندگی گزارنے میں رکاوٹ ڈالتی ہو، بعض معذور افراد کی جسمانی ساخت میں کوئی ظاہری نقص یا کمزوری ہوتی ہے۔ جسمانی نقص یا نااہلیت وہ پیدائشی یا اکتسابی جو ایک فرد کی تعلیمی و پیشہ وارانہ سرگرمیوں میں رکاوٹ ہو یا جس کا ایک عضو ضائع کردیا گیا ہو یا اعضاء کا محدود استعمال کرسکتا ہو، اس قسم کے افراد کو معذور کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بعض دوسری جسمانی معذوریاں بھی ہیں جیسے پیدائشی امراض، متعدی امراض، ذہنی پسماندگی وغیرہ۔

مندرجہ بالا تعریفات سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ دنیاوی زندگی میں عام اور صحیح الجسامت و تندرست و توانا افراد کے مقابلے میں خصوصی افراد یعنی معذور افراد کو زیادہ مسائل کا سامنا ہوتا ہے۔ معذوری پیدائشی بھی ہوسکتی ہے یا حادثاتی طور پر بھی پیدا ہوسکتی ہے۔ معذوری عارضی اور دائمی دونوں طریقوں پر ہوسکتی ہے۔ اردو چونکہ لشکری زبان ہے جس میں بعض الفاظوں میں کافی عموم پائی جاتی ہے جس میں لفظ معذور بھی ہے جو ہر قسم اور ہر طرح کی معذوری کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ لیکن دیگر زبانوں میں جیسے انگریزی میں ہر معذوری کے لئے الگ لفظ و نام رکھا جاتا ہے جیسے

جسمانی نقص کے لئے Impairment, معذوری Disability/اپاہج پن[35] Handicap

جسمانی نقص کے لئے Impairment

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (W,H,O) نے 1980ء میں اپنے اشاعتی لیٹریچر میں جسمانی نقص کی تعریف کی:

"An Impairment, is any loss or abnormality of psychological physical or anatomical structure of function" [36]

"وہ خلیاتی عمل یانفسیاتی بے قاعدگی جس کو علامتی یا تشخیص یااناٹو میکل خرابی کے طور پر تحریر لایا جاسکے"۔

ڈیوڈ تھامس (David Thomas)اس بارے میں رقم طراز ہیں:

" Impairment has been defined as an anatomical pathological or psychological disorder which is defined and described symptomatically or diagnostically." [37]

"معذوری کی تعریف جسمانی یانفسیاتی خرابی کی صورت میں علامات مرض کی وجہ سے یابیماری کی تشخیص کی وجہ سے بیان کی گئی ہے"۔

مسٹر گاتھاموبی اور لیزلی گارڈنز نے بھی اس سے ملتی جلتی تعریف کی ہے:

"An Organic impairment is a loss of a limb or damage to nerve cell or tissues which can usually be quite precisely defined and measured" 38

"اس نامیاتی معذوری سے مراد ایک عضو یااعصابی خلیات کا ایسانقصان خرابی یا معذوری ہے، جس کو عام طور پر بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا جاسکتا ہے"۔

ایمپیر منٹ سے مراد جسمانی اعضاء میں کوئی ایسا مسئلہ ہو جس سے کسی کام کے کرنے میں کسی فرد کو دقت کا سامنا ہو۔ یہ ضروری نہیں کہ ایمپیر منٹ کا شکار فرد ہینڈی کیپ بھی ہو مثلاً اگر کسی فرد کی حادثے میں بڑی انگلی یا چھوٹی انگلی کٹ جاتی ہے۔ یہ تو عضویاتی معذوری ہے، لیکن یہ ضروری نہیں کہ ایسا فرد ہینڈی کیپ بھی ہو جائے۔ ہمیں زندگی میں اس طرح کی بے شمار مثالیں ملتی ہیں کہ اس طرح کے نقص والے لوگ بالکل صحیح زندگی گزارتے ہیں اور ان کی روزمرہ زندگی میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ اگر کوئی ایسا فرد جس کا پیشہ ٹائپنگ ہو یا کمپوٹر آپریٹنگ ہے یا پھر وہ پینٹنگ کا کام کرتا ہے تو پھر اس فرد کے لئے یہ ایمپیر منٹ ہینڈی کیپ کا سبب بن سکتی ہے کیونکہ یہ ایمپیر منٹ اس کے کام کو متاثر کرتی ہے۔[39]

معذوری/عضویاتی معذوری، (Disability)

(The world Health Organization)کی گائیڈ کے مطابق معذوری کی تعریف کچھ ایسا کیا گیا ہے:

"A Disability is the loss of function due to impairment" [40]

جسمانی نقص کی وجہ سے کوئی بھی رکاوٹ یا کسی عمل میں رکاوٹ معذوری کہلاتی ہے۔

"Psychiatric Dictionary" کے مطابق ڈس ایبلیٹی سے مراد:

"A limitation of function secondary to disorder of specific organ or body system" [41]

"کسی کام کو نہ کرنے کے قابل بنادیایا جسمانی اعضاء میں خاص قسم کی خرابی کا نام ہے"۔

ڈس ایبلیٹی، جسمانی، ذہنی، حسی، جذباتی نشوونما یا اس قسم کی کمی کا نام ہے۔ ڈیوڈ تھامس، معذوری کے تعریف میں لکھتے ہیں:

"Disability refers to the impact of impairment upon the performance of activities commonly accepted as the basic elements of everyday living" 42

"معذوری عام طور پر روزمرہ زندگی کے بنیادی عناصر کے طور پر قبول کی گئی سرگرمیوں کی کارکردگی پر معذوری کے اثرات سے ظاہر ہوتی ہے"۔

یہ ضروری نہیں کہ صرف معذوری کا شکار فرد ہینڈی کیپ ہوتا ہے بظاہر نارمل دکھائی دینے والے افراد بعض حالات میں ہینڈی کیپ ہوتے ہیں۔ مثلاً بعض حالات میں جب ہماری نظر کمزور ہوتی ہے تو ایسی صورت میں ہم بعض حالات میں ہینڈی کیپ ہو جاتے ہیں۔ گویا امپیر منٹ کی وجہ سے ہماری زندگی گزارنے میں جو رکاوٹ ہوتی ہے یہی ہینڈی کیپ ہے۔

ہینڈی کیپ اور ڈس ایبلیٹی میں ایک اہم فرق ہے ڈس ایبلیٹی میں بعض اوقات ہینڈی کیپ شامل نہیں ہوتا۔ ڈس ایبلیٹی ایک ایسی حالت ہے جو بظاہر نظر آتی ہے جب کہ ہینڈی کیپ ایک ایسی حالت ہے جس میں فرد اہم کام اور ضروری چیزوں کو کرنے سے قاصر ہوتا ہے۔

معذوری کی اقسام: ماہرین نے معذوری کو پانچ اقسام میں تقسیم کیا ہے۔

1: ابنارمیلٹی،(Abnormality): اس سے مراد اناٹومیکل، فزیکل یا نفسیاتی خرابی ہے یعنی ٹانگ یا بازو سے محرومی نروس میں خرابی وغیرہ۔

2: کلینیکل کنڈیشن: (Clinical condition): اس سے مراد وہ بیماری ہے جس کی بدولت متاثرہ شخص فزیکل اور نفسیاتی لحاظ سے متاثر ہوتا ہے، مثلاً جوڑوں کا درد وغیرہ۔ [43]

3: روزمرہ کی سرگرمیوں کا عملی محدود ہونا: (Functional Limitation)

اس سے مراد وہ حالت ہے جس میں متاثر فرد کی روزمرہ سرگرمیاں محدود ہو جاتی ہیں اور وہ اپنی سرگرمیاں ویسے سرانجام نہیں دے پاتا جیسے نارمل افراد کی اکثریت انجام دیتی ہے۔

4۔ معذوری بطور انحراف: (Disability as Deviance)

اس کا مطلب ہے کہ شخص متاثرہ کا جسمانی صحت کے معاملے میں صورت حال لوگوں سے مختلف ہونا اور اس کے ساتھ ساتھ رویہ بھی عام رویے سے مختلف ہوتا ہے۔

5۔ معذوری بطور نقصان: (Disability as Disadvantage)

اس سے مراد معذوری کا اس سطح تک پہنچنا ہے کہ متاثرہ شخص معاشرتی وسائل اور فوائد سے بھرپور فائدہ نہ اٹھا سکے۔ [44]

اپاہج پن: (Handicap)

اپاہج پن ایک ایسی اصطلاح ہے جس سے مراد جسمانی نقص اور معذوری کا شدت اختیار جانا کہ خود انحصاری پیچیدہ ہو جائے۔ ہینڈی کیپ سے مراد وہ افراد ہیں جو جسمانی یا ذہنی طور پر متاثر ہو چاہیے پیدائشی ہو یا بعد میں متاثر ہوئے ہو،

جو تعلیمی یا پیشہ وارانہ زندگی میں فوری عام بساط کی مطابق حصہ نہیں لے سکتا۔[45]

ڈبلیو، ایچ، او کے مطابق ہینڈی کیپ کی تعریف کچھ یوں کی جاتی ہے:

"معذوری سے مراد ایک ایسی کمی ہے جو انفرادی عناصر کے کردار میں کمی یا نقصان کو دعوت دیتی ہے اور صحیح کردار ادا کرنے میں رکاوٹ کھڑی کرتی ہے جو کہ انفرادی طور پر عمر، جنس، سماجی اور ثقافتی عوامل پر منحصر ہوتی ہے"۔[46]

"ہینڈی کیپ فرد سے مراد ایسی شخصیت ہے جس میں عام لوگوں کے مقابلے میں ایسی عضویاتی اور نفسیاتی کمی پائی جائے جس سے اس کی عملی زندگی بری طرح متاثر ہو جائے"۔[47]

ٹیری (Terry) کے مطابق خصوصی ہینڈی کیپ افراد وہ ہیں جو جسمانی نقائص اور معذوریوں کی وجہ سے نفسیاتی طور پر جذباتی و جسمانی لحاظ سے بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔[48]

ہینڈی کیپ افراد کی اقسام: عمومی طور پر ہینڈی کیپ کی مندرجہ ذیل اقسام بیان کی جاتی ہیں۔

نمبر شمار	نام اردو	نام انگریزی
1	اندھا پن	Blind
2	تعلیمی لحاظ سے معمول سے کم	Educationally Subnormal
3	مرگی	Epileptic
4	گویائی میں نقص	Speech defect
5	بے آہنگ	Maladjusted
6	دبلا پتلا	Delicate
7	جسمانی معذور	Physically Handicapped
8	قدرے اونچا سنائی دینا	Partially Hearing
9	بہرہ پن	Deaf
10	قدرے کم دکھائی دینا	Partially Sighted

ہینڈی کیپ ایک ایسی اصطلاح ہے جو جسمانی نقصانات اور معذوری کو ظاہر کرتی ہے اور متعلق فرد کی پوری شخصیت کا احاطہ کر لیتی ہے اور صرف چیدہ چیدہ ناقبلیتوں تک محدود نہیں۔

ڈاکٹر ایگر ہالم نے ہینڈی کیپ کی اقسام کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

1۔معذوری کی صورت (Location Handicap) 2۔بصری معذور (Visual Handicap) 3۔تقریری معذور (Communicative Handicap) 4۔ذہنی معذور (Intellectual Handicap) 5۔جذباتی معذور (Emotional

6(Handicap۔پوشیدہ معذور(Invisible Handicap) 7۔ظاہری معذور(Visible Handicap[49])

اس طرح ان خصوصی افراد کو مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

1) ذہنی معذوری۔2 جسمانی معذوری.3 سماعت سے محروم.4 بصارت سے محروم

ذہنی معذوری (Mental Retorted)

1992ء میں A.A.M.A.R نے ذہنی معذوری کی ایک نئی اور جامع تعریف واضح کی، تمام ماہرین اسے متفقہ اور سب سے جامع قرار دیتے ہیں اور آج بھی اسی کو بنیاد قرار دیتے ہیں۔

"Mental retardation refers to substantial limitation in present functioning. It is characterized by significantly Sub-average intellectual function (IQ of 70-75 or below)existing concurrently with related limitation in two or more of the following applicable adaptive skills areas, Communication, self-care , home living, social skills, community use, self-direction, health & safety, functional academics leisure and work. Mental retardation manifests before age 18."[50]

"یعنی ذہنی معذوری سے مراد ذہانت میں کمی ہونا یا نشوونما کے دور (اٹھاری سال سے کم عمر) میں انسانی ذہن میں کوئی ایسا مسئلہ ہونا جس کی وجہ سے اس کو سیکھنے میں مسئلہ ہو یا معاشرتی مطابقت میں مسئلہ پیدا ہو جائے"

ذہنی معذوری کی اقسام:

1) **منگول** (Down syndrome)

2) **بڑا سر** (Hydrocephalic)

3) **چھوٹا سر** (Microcephilic)

4) **پیدائشی ذہنی معذوری** (Cretinisn)

5) **آٹزم** (Autism)

6) **مرگی** (Epilepsy)

7) **دماغی فالج** (Cerebral palsy)

8) **بے چین** (Hyper activity)

9) **توجہ کی کمی** (Attention Difficulty)51

ذہنی معذوری کی درجہ بندی: (Classification of mentalretarted)

ذہنی معذوری کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

ہلکا: اس سے مراد درجہ مقیاس ذہانت، 55-69 تک ہوتا ہے جو مکمل گروپ میں 75 فیصد تک پایا جاتا ہے۔

درمیانہ: ان کا درجہ مقیاس ذہانت 40-55 تک ہوتا ہے۔

شدید: اس کا درجہ مقیاس ذہانت 25-39 تک ہوتا ہے۔

بہت گہرا: ان کا درجہ مقیاس ذہانت 25٪ سے بھی کم ہوتا ہے۔[52]

ذہنی معذور بچوں کی درجہ بندی کے لئے موجود دور میں کئی طریقے اختیار کیے جاتے ہیں، ان میں زیادہ مشہور طریقے یہ ہیں۔

1) کلینیکل درجہ بندی 2. تعلیمی درجہ بندی

جسمانی معذوری: (Physical Handicap)

جسمانی معذوری سے مراد ایسی معذوری ہے جس کا شکار افراد ایک یا ایک سے زیادہ جسمانی نقائص کا شکار یا مستقل جسمانی صحت کے مسائل سے دوچار ہوتے ہیں۔[53]

جسمانی وصحت کی معذوری کی اقسام:

جسمانی وصحت کی معذوری کی سینکڑوں اقسام ہیں، لیکن دو بنیادی اصطلاحات جو معاشرے میں جسمانی نقائص کا شکار لوگوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں یہاں تحریر کی جاتی ہیں۔

1) آرتھوپیڈک معذوری: (Orthopedic Impairment) اس معذوری کی تعریف اس طرح کی جاتی ہے۔

"An orthopedic impairment, involves the skeletal system, bones joint limbs and associated muscles." 54

"ارتھوپیڈک معذوری سے مراد ہڈیوں، جوڑوں، اعضاء اور پٹھوں کی خرابی ہے"

اعصابی معذوری کی درجہ ذیل تین طریقوں پر ہم تقسیم کرسکتے ہیں۔

1) معمولی معذوری: یہ اپنی جسمانی ضروریات کو کافی حد تک پورا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

2) درمیانی معذوری: یہ اپنی جسمانی ضروریات کچھ حد تک پورا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

3) شدید معذوری: یہ اپنی جسمانی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مکمل غیر کا محتاج ہوتا ہے۔[55]

2) نیورولوجیکل معذوری: (Neurological Impairment)

"A Neurological impairment involves nervous system affecting the ability to move, use, fell or control certain parts of body."[56]

"نیورورلوجیکل معذوری سے مراد اعصابی نظام کا متاثر ہونا ہے۔ جس کی وجہ سے حرکت کرنا اور مختلف اعضاء کا کنٹرول کرنا مشکل ہوتا ہے۔"

سماعت سے محرومی/فقدان سماعت: (Hearing Impairment)

سماعت سے محرومی یا بہرے پن سے مراد ایسی حالت ہے کہ جس میں متاثرہ فرد مکمل یا جزوی طور پر آواز کو سننے سے محروم ہوتا ہے۔ جسے عام لوگ سن سکتے ہیں۔ بعض اوقات ہلکا نقص سماعت کو ڈیس ابیلٹی میں شمار نہیں کیا جاتا۔ "بہرے پن یا سماعت سے محرومی مکمل طور پر یا جزوی طور پر سننے سے محرومی کا نام ہے جب کہ عام لوگوں میں حس صحیح پائی جاتی ہے"۔ [57]

ایک عام سماعت رکھنے والے افراد کے کان کے تینوں حصے صحیح طریقے سے کام کرتے ہیں۔ لیکن اگر کان کے تینوں حصوں میں سے کوئی ایک حصہ کسی بیماری، انفیکشن، حادثہ یا کسی اور وجہ سے صحیح کام نہیں کر رہا ہو اور فرد سننے میں دشواری محسوس کرتا ہے تو ایسا نقص سماعتی نقص کہلاتا ہے دوسرے معنوں میں اگر کلینیکل چیک اپ میں فرد ٹو بی ڈی سے اوپر جواب دیتا ہے تو ایسا فرد سماعتی نقص کا شکار ہوتا ہے۔ یہ سماعتی نقص کم شدید بھی ہو سکتا ہے اور زیادہ بھی۔ [58]

نقص سماعت کی اقسام:

سماعت کے نقص کو ہم تین اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

1) ایصالی نقص سماعت 2 حسی و عصبی نقص سماعت 3 ملا جلا نقص سماعت

بصارت سے محرومی: (Visual Impairment)

ولیم ایل ہیورڈ کے مطابق:

“If a person s visual acuity is 20/200 or less in the belter eye, after the best possible correction with glasses or contact lenses then one is considered legally blind” [59]

"اگر کوئی فرد جس کی دیکھنے کی صلاحیت 200/20 یعنی نارمل فرد 200 فٹ سے جو چیز پڑھ سکتا ہو متاثر فرد اسے لینز یا عینک سے 20 فٹ سے پڑھے یا اس کا دیکھنے کا ایریا یا انتہائی محدود ہو تو وہ قانونی لحاظ سے بصارت سے محروم ہوتا ہے"۔

بہت سے لوگوں کو زندگی میں بصارت کے مختلف مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے کچھ لوگ زیادہ دور سے چھوٹی چیزوں کے پڑھنے کے قابل نہیں ہوتے۔ اس قسم کے لوگوں کا علاج لینز یا عینک کے ذریعے کیا جا سکتا ہے لیکن اگر آنکھ یا دماغ کے وہ حصے جو بصارت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں ان میں سے کوئی متاثر ہو جائے تو مکمل طور پر بصارت ختم ہو سکتی ہے جو سرجری، میڈیکل ٹریٹمنٹ، لینز اور عینک کے ذریعے صحیح نہیں ہو سکتی۔

نتائج:

اس آرٹیکل سے درج ذیل 7 اہم نتائج اخذ کیے جا سکتے ہیں:

1: **معذوری کی جامع تعریف:** معذوری کو ایک ایسا جسمانی یا ذہنی عارضہ قرار دیا گیا ہے جو فرد کی روز مرہ زندگی کی

سرگرمیوں میں رکاوٹ ڈالتا ہے۔ مختلف بین الاقوامی اور ملکی قوانین اور اداروں نے معذوری کی تعریفیں مختلف انداز میں کی ہیں، لیکن تمام تعریفوں میں ایک مشترک نکتہ یہ ہے کہ معذوری کسی نہ کسی طور پر فرد کی فعال زندگی اور معاشرتی کردار میں مداخلت کرتی ہے۔

2: **معذوری کی اقسام**: معذوری کو مختلف اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے جیسے جسمانی، ذہنی، سماعت کی کمی، بصارت کی کمی وغیرہ۔ ان اقسام میں پیدائشی، حادثاتی، اور عارضی معذوریاں شامل ہیں۔ مختلف ماہرین نے معذوری کی مختلف نوعیت کو سمجھنے کے لئے مختلف طبقات میں تقسیم کیا ہے۔

3: **ہینڈی کیپ اور معذوری میں فرق**: آرٹیکل میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ معذوری اور ہینڈی کیپ دونوں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ معذوری کسی جسمانی یا ذہنی کمی کو ظاہر کرتی ہے، جبکہ ہینڈی کیپ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب فرد کی معذوری کی وجہ سے اس کی زندگی میں عملی مشکلات آئیں۔

4: **ذہنی معذوری کی تعریف اور اقسام**: ذہنی معذوری کی ایک جامع تعریف فراہم کی گئی ہے جس میں ذہنی صلاحیت میں کمی اور اس کے نتیجے میں روزمرہ زندگی کی ضروری سرگرمیوں میں رکاوٹوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ ذہنی معذوری کی مختلف اقسام اور درجہ بندی جیسے "ہلکا"، "درمیانہ"، "شدید" اور "بہت گہرا" معذوری بھی بیان کی گئی ہے۔

5: **جسمانی معذوری کی اقسام**: جسمانی معذوری کی مختلف اقسام جیسے آرتھوپیڈک، نیورولوجیکل، اور دیگر اعصابی معذوریاں بیان کی گئی ہیں۔ یہ معذوریاں کسی فرد کی جسمانی ضروریات کو پورا کرنے میں مشکلات پیدا کرتی ہیں، اور ان کی شدت کے مطابق فرد کی زندگی پر اثر پڑتا ہے۔

6: **سماعت اور بصارت کی معذوری**: سماعت اور بصارت سے محرومی کی اقسام اور ان کے اثرات پر تفصیل سے بات کی گئی ہے۔ سماعت سے محرومی کی تین اقسام جیسے ایصال، حسی و عصبی، اور ملا جلا نقص سماعت کو بیان کیا گیا ہے۔ بصارت سے محرومی کی حالت میں فرد کو زندگی کی روزمرہ سرگرمیوں میں مشکلات پیش آتی ہیں، اور یہ بصارت کے نقصان کی شدت پر منحصر ہوتا ہے۔

7: **معذوری اور معاشرتی اثرات**: آرٹیکل میں معذوری کی مختلف اقسام کو بیان کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ معذور افراد کو معاشرتی طور پر زیادہ مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ ان مشکلات میں روزگار، تعلیم، اور دیگر معاشرتی فوائد تک رسائی میں رکاوٹیں شامل ہیں۔ معذوری کے اثرات صرف جسمانی یا ذہنی سطح تک محدود نہیں ہوتے، بلکہ فرد کی سماجی زندگی اور معیشتی حالت پر بھی اثر ڈال سکتے ہیں۔

تجاویز و سفارشات:

- **معذوری کی مختلف اقسام اور ان کے اثرات کا موازنہ**

تحقیق کو مزید اس پہلو کی طرف بڑھایا جاسکتا ہے کہ مختلف اقسام کی معذوری (جسمانی، ذہنی، بصارتی، سماعتی وغیرہ) کس طرح فرد کی معاشرتی زندگی، تعلیمی صلاحیتوں، اور پیشہ ورانہ سرگرمیوں پر اثرانداز ہوتی ہیں۔ مختلف نوعیت کی معذوریوں کی بنیاد پر ان افراد کے لئے مخصوص حکمت عملیوں اور معاون ٹیکنالوجی کا جائزہ لیا جاسکتا ہے تاکہ ان کی زندگیوں کو بہتر بنایا جاسکے۔ اس تحقیق میں معذوری کے اثرات کا تفصیلی موازنہ کیا جائے کہ یہ کس حد تک افراد کی معاشرتی انضمام اور روزگار کے مواقعوں کو متاثر کرتی ہے۔

- **معذوری کی موجودہ تعریفات اور ان کے اثرات پر تحقیق**

عالمی سطح پر معذوری کی مختلف تعریفیں موجود ہیں، جیسے اقوام متحدہ، برطانوی قوانین اور عالمی ادارہ صحت (WHO) کی تعریفیں۔ اس پر مزید تحقیق کی جاسکتی ہے کہ یہ تعریفیں مختلف ممالک اور معاشروں میں کس طرح مختلف طریقوں سے اپنائی گئی ہیں، اور ان تعریفوں کا معذور افراد کی سماجی شناخت، علاج، اور معاونت پر کیا اثر پڑا ہے۔ اس تحقیق میں معذوری کے قانونی اور سماجی پہلوؤں پر گہری تفہیم حاصل کی جاسکتی ہے۔

- **معذور افراد کے لیے سماجی خدمات اور معاونت کا تجزیہ**

ایک اور اہم تحقیق کا موضوع معذور افراد کے لیے موجودہ سماجی خدمات اور معاونت کی حکمت عملیوں کا تجزیہ ہو سکتا ہے۔ اس میں مختلف ممالک میں معذور افراد کو فراہم کی جانے والی تعلیم، صحت کی سہولتیں، معاشی معاونت اور روزگار کے مواقعوں کا جائزہ لیا جاسکتا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد یہ دیکھنا ہوگا کہ مختلف سماجوں میں معذوری کو قبول کرنے اور ان افراد کو مساوی مواقع فراہم کرنے کے لیے کیا اقدامات کیے جا رہے ہیں اور ان کے اثرات کیا ہیں۔

- **معذوری اور عوامی رویوں میں تبدیلی کی تحقیق**

معذور افراد کے حوالے سے عوامی رویوں اور ذہنیت میں تبدیلی کو سمجھنا ایک اہم تحقیقاتی موضوع ہو سکتا ہے۔ اس تحقیق میں معاشرتی رویوں کی تبدیلی، میڈیا کا کردار، اور معذور افراد کے بارے میں آگاہی بڑھانے کے لئے کی جانے والی سرگرمیوں کا جائزہ لیا جاسکتا ہے۔ تحقیق میں یہ بھی شامل ہو سکتا ہے کہ مختلف ثقافتوں اور معاشرتی پس منظر میں معذوری کے حوالے سے رویے کس طرح مختلف ہیں، اور ان رویوں کو بہتر بنانے کے لیے کیا حکمت عملی اختیار کی جا سکتی ہے۔

ٹیکنالوجی اور معذوری: معاون ٹیکنالوجیز کا اثر

اس تحقیق میں معذور افراد کے لیے دستیاب جدید ٹیکنالوجیز کا تجزیہ کیا جا سکتا ہے اور یہ جانچا جا سکتا ہے کہ یہ ٹیکنالوجیز ان کی روزمرہ زندگی اور کام کرنے کی صلاحیتوں کو کس طرح بہتر بنا رہی ہیں۔ اس میں خصوصی ٹیکنالوجیز جیسے کہ وائس ریکگنیشن سسٹمز، اسسٹنٹو ڈیوائسز، اور دیگر ایڈوانسڈ ٹیکنالوجیز کا جائزہ لیا جا سکتا ہے جو معذوری کے اثرات کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہو رہی ہیں۔ اس تحقیق کا مقصد ان ٹیکنالوجیز کی موثر اپنانے کے طریقے اور ان کے اثرات کو سمجھنا ہوگا۔

حواشی و مصادر

---

[1] فیروز اللغات، مولوی فیروز الدین، مکتبہ فیروز سنز لاہور، صفحہ 1263

[2] نور اللغات، مولوی نور الحسن، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، ج4، ص1192

[3] قاموس مترادفات، وارث ہندی، اردو سائنس بورڈم لاہور، 1004

[4] القاموس الجدید، وحید الزمان کیرانوی، ادارہ اسلامیات لاہور، ص977

[5] جامع اللغات، عبدالحمید، اردو سائنس بورڈ، لاہور، ج2 ص127

[6] لسان العرب، ابن منظور، ج4، ص546

[7]۔ المورد، البعلبکی، منیر دار العلم للملایین، بیروت، ص81

[8]۔ المورد، البعلبکی، منیر دار العلم للملایین، بیروت، ص703

[9]۔ المورد، البعلبکی، منیر دار العلم للملایین، بیروت، ص698

[10]۔ اسلامی انسائیکلوپیڈیا، مولوی محبوب عالم، الفیصل لاہور، ص497

[11]۔ جدید تعلیمی نفسیات، ڈاکٹر عبدالرؤف، فیروز سنز لاہور، ص276

[12] النساء، 95

[13] التوبہ 91

[14] النساء97

[15] التوبہ 60

[16] المفردات فی غریب القرآن، حسین بن محمد، ج2 ص353

[17] ابوالقاسم حسین بن محمد بن مفضل بن محمد ہے اصفہان میں پیدا ہوئے جس کی نسبت سے امام راغب اصفہانی کے نام سے مشہور ہیں۔

[18] المفردات فی غریب القران، حسین بن محمد، ج2 ص231

[19] یونس، 12

[20] النساء۔ 95

[21] لسان العرب ج2 ص498

[22]۔الانبیاء:83

[23] المعجم الوسیط،ابراہیم مصطفی ج2ص164

[24]الانبیاء،83

[25]۔پورا نام امام محمد بن احمد بن ابو بکر بن فرح ابوعبداللہ انصاری، خزرجی، قرطبیؒ، اندلسی، مالکی ہے۔یہ بہت بڑے عالم، مفسر فقیہہ اور عربی زبان کے ائمہ میں شمار ہوتے ہیں

[26] الجامع لاحکام القرآن قرطبیؒ۔ تحت تفسیر ایۃ 91 من سورۃ التوبہ

[27]۔ابن قدامہ ان کی کنیت ابو محمد ہے جبکہ نام عبداللہ بن احمد بن محمد ہے ان کی وفات یکم شوال المکرم 620ھ کو ہوئی تھی، 25 سے زاید کتابوں کی تصنیف کی۔مسلکاً امام احمد بن حنبلؒ کے پیروکار تھے۔

[28] کتاب المغنی،لابن قدامہ،ج7ص120

[29]لسان العرب،لابن منظور الانصاری،ج3ص178

[30]المفردات فی غریب القرآن،للاصفہانی،ج3ص191

[31] صحیح البخاری، محمد بن اسماعیل البخاری،حدیث 1479

[32]التوبہ،60

33 -UK. Disability Discrimination, Act, Nov1995.Definition clause.
34 Disabled Persons (employment and rehabilitation ordinance 1981 2nd clause.

[35]معاشرے میں خصوصی افراد، غلام فاروق ص4

36 W.H.O, Guide for Special Education Geneva 1980, p47
37 The experience of Hanicapped, David Thomas methane and company, p3
38 The handicapped child, Agatha H, Bowley and Leslie Gardens, p 177

[39] معاشرے میں خصوصی افراد، غلام فاروق، صفحہ16

40 Guide for disability prevention and rehabilitation, W,H,O 1980, P 140.
41 Campbell's psychiatric Dictionary, Oxford university press 2004, p 10
42 The social psychological of child hood disability , David Thomas , Methuen and company London, 1978, P 311

[43]معاشرے میں خصوصی افراد، محمد موسیٰ، جدران پبلی کیشنز، لاہور، ص10

[44]معاشرے میں خصوصی افراد، محمد موسیٰ، جدران پبلی کیشنز، لاہور، ص13

[45] Ministry of education, Govt of Pakistan, Report of the commission on national education, The manager of publication, Karachi, 1960, P 250.
[46] Guide for Disability prevention and rehabilitation WHO, Geneva, 1980, p27.

[47]معاشرے میں خصوصی افراد، غلام فاروق، ص6

[48]تناضرات خصوصی تعلیم۔ غلام فاروق، ص43

[49] The experience Handicapped, David Thomas, Methuen and co, London, 1978, P243.

[50]۔ ذہنی پسماندہ بچوں کی تعلیم وتربیت، روبینہ محمود اعوان، مجید بک ڈپو، لاہور، ص214

51ذہنی معذوریاں،ڈیوڈوانز، ص80

52معاشرے میں خصوصی افرادم غلام فاروق، ص74

53-جسمانی معذوریاں، محمد نعیم یونس، ص23

54-جسمانی نقائص،ڈیوڈورنر، ص124

55- Exceptional children William 1 Heward, published by pearson memil hall U,S,A 2006, p 424

56 - Exceptional children William 1 Heward p 42

57 جسمانی معذوریاں، محمد نعیم یونس، ص108

58 Exceptional children William 1 Heward p 345.

59 Exceptional children, Willim 1, Heward p 361

References

Feroz-ud-Din, M. (n.d.). *Feroz-ul-Lughat* (p. 1263). Lahore: Maktaba Feroz Sons.
Noor-ul-Hasan, M. (n.d.). *Noor-ul-Lughat* (Vol. 4, p. 1192). Islamabad: National Book Foundation.
Hindi, W. (1004). *Qamoos Mutaradifaat*. Lahore: Urdu Science Board.
Kairanvi, W.-uz-Z. (n.d.). *Al-Qamoos-ul-Jadeed* (p. 977). Lahore: Idara Islamiat.
Hameed, A. (n.d.). *Jame-ul-Lughat* (Vol. 2, p. 127). Lahore: Urdu Science Board.
Ibn Manzoor. (n.d.). *Lisan-ul-Arab* (Vol. 4, p. 546).
Al-Baalbakki, M. (n.d.). *Al-Mawrid* (p. 81). Beirut: Dar-ul-Ilm Lilmalayeen.
Al-Baalbakki, M. (n.d.). *Al-Mawrid* (p. 703). Beirut: Dar-ul-Ilm Lilmalayeen.
Al-Baalbakki, M. (n.d.). *Al-Mawrid* (p. 698). Beirut: Dar-ul-Ilm Lilmalayeen.
Mahboob Alam, M. (n.d.). *Islami Encyclopedia* (p. 497). Lahore: Al-Faisal.
Abdul Rauf, D. (n.d.). *Jadeed Taleemi Nafsiat* (p. 276). Lahore: Feroz Sons.
The Holy Qur'an. (n.d.). *An-Nisa* [4:95].
The Holy Qur'an. (n.d.). *At-Tauba* [9:91].
The Holy Qur'an. (n.d.). *An-Nisa* [4:97].
The Holy Qur'an. (n.d.). *At-Tauba* [9:60].
Hussain bin Muhammad. (n.d.). *Al-Mufradaat fi Ghareeb-ul-Quran* (Vol. 2, p. 353).
Hussain bin Muhammad. (n.d.). *Al-Mufradaat fi Ghareeb-ul-Quran* (Vol. 2, p. 231).
The Holy Qur'an. (n.d.). *Yunus* [10:12].
The Holy Qur'an. (n.d.). *An-Nisa* [4:95].
Ibn Manzoor. (n.d.). *Lisan-ul-Arab* (Vol. 2, p. 498).
The Holy Qur'an. (n.d.). *Al-Anbiya* [21:83].

Al-Mu'jam Al-Waseet, Ibrahim Mustafa, Jild 2, Safha 164
Al-Anbiya, 83
Pura naam Imam Muhammad bin Ahmad bin Abu Bakr bin Farah Abu Abdullah Ansari, Khazraji, Qurtubi, Andulusi, Maliki hai. Yeh bohot baday aalim, mufassir, faqeeh aur Arabi zaban ke a'imma mein shumar hotay hain.
Al-Jami' li Ahkam al-Qur'an, Qurtubi, Taht Tafsir Ayah 91 min Surah At-Tauba
Ibn Qudama ki kuniyat Abu Muhammad hai jabke naam Abdullah bin Ahmad bin Muhammad hai. Inki wafat 1 Shawwal al-Mukarram 620 H ko hui thi. 25 se zayed kitabon ki tasneef ki. Maslakan Imam Ahmad bin Hanbal (R.A.) ke pairokār thay.
Kitab al-Mughni, li Ibn Qudama, Jild 7, Safha 120
Lisan al-Arab, li Ibn Manzoor al-Ansari, Jild 3, Safha 178

Al-Mufradat fi Ghareeb al-Qur'an, li al-Asfahani, Jild 3, Safha 191
Sahih al-Bukhari, Muhammad bin Ismail al-Bukhari, Hadith 1479
At-Tauba, 60
UK. Disability Discrimination Act, Nov 1995, Definition clause.
Disabled Persons (Employment and Rehabilitation Ordinance 1981) 2nd clause.
Mu'ashray mein Khususi Afraad, Ghulam Farooq, Safha 4
W.H.O., *Guide for Special Education*, Geneva, 1980, p. 47
The Experience of Handicapped, David Thomas, Methuen and Company, p. 3
The Handicapped Child, Agatha H. Bowley and Leslie Gardens, p. 177
Mu'ashray mein Khususi Afraad, Ghulam Farooq, Safha 16
Guide for Disability Prevention and Rehabilitation, W.H.O., 1980, p. 140
Campbell's Psychiatric Dictionary, Oxford University Press, 2004, p. 10
The Social Psychology of Childhood Disability, David Thomas, Methuen and Company, London, 1978, p. 311
Mu'ashray mein Khususi Afraad, Muhammad Musa, Jadraan Publications, Lahore, Safha 10
Mu'ashray mein Khususi Afraad, Muhammad Musa, Jadraan Publications, Lahore, Safha 13
Ministry of Education, Govt of Pakistan, *Report of the Commission on National Education*, The Manager of Publication, Karachi, 1960, p. 250
Guide for Disability Prevention and Rehabilitation, W.H.O., Geneva, 1980, p. 27
Mu'ashray mein Khususi Afraad, Ghulam Farooq, Safha 6
Tanazraat Khususi Taleem, Ghulam Farooq, Safha 43
The Experience of Handicapped, David Thomas, Methuen and Co., London, 1978, p. 243
Zehni Pasmunda Bachon ki Taleem-o-Tarbiat, Rubina Mehmood Awan, Majeed Book Depot, Lahore, Safha 214
Zehni Maazooriyan, David Warner, Safha 80
Mu'ashray mein Khususi Afraad, Ghulam Farooq, Safha 74
Jismani Maazooriyan, Muhammad Naeem Younis, Safha 23
Jismani Naqais, David Warner, Safha 124
Exceptional Children, William L. Heward, Pearson Merrill Hall, U.S.A., 2006, p. 424
Exceptional Children, William L. Heward, p. 42
Jismani Maazooriyan, Muhammad Naeem Younis, Safha 108
Exceptional Children, William L. Heward, p. 345
Exceptional Children, William L. Heward, p. 361